احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 11 جون 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 11 جون 2014ء 12 شعبان 1435 ہجری 11/احسان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 132

حرام غذا

حضرت ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جنت میں وہ بدن داخل نہیں ہوگا جس کی پرورش حرام کے ساتھ کی گئی ہو۔

(شعب الایمان بیہقی جلد2 حدیث نمبر:2680)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''شراب تو انتہائی شرم، حیا، عفت، عصمت کی جانی دشمن ہے۔ انسانی شرافت کو ایسا کھو دیتی ہے کہ جیسے کتے، بلے، گدھے ہوتے ہیں۔ اس کا پیکر بالکل انہی کے مشابہ ہو جاتا ہے۔''
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 107)

''جب انسان نشہ کا عادی ہو جاتا ہے تو پھر چھوڑنا مشکل ہے۔ یہ نشہ بھی کیا شے ہے کہ ایک طرف زندگی کو کھا جاتا ہے...... نشہ والوں کو نشہ نہ ملے تو موت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔''
(ملفوظات جلد2 صفحہ 423)

''صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا میں زنا کرتا ہوں؟ اس سے کہنا چاہئے کہ ہاں تو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے۔ اسی طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پئے گا۔ پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔''
(ملفوظات جلد3 صفحہ 505)

''ایک شخص جو کہ رات دن نشہ میں رہتا ہے ہوش اس کے بجا ہی نہیں ہوتے تو اسے دوسری بدیوں کے ارتکاب میں کیا رکاوٹ ہوسکتی ہے؟ موقعہ موقعہ پر ہر ایک بات مثل زنا، چوری، قمار بازی وغیرہ کرسکتا ہے ہماری شریعت نے قطعاً اس کو بند کر دیا ہے اور یہاں تک لکھ دیا ہے کہ یہ شیطان کے عمل سے ہے تاکہ خدا کا تعلق ٹوٹ جاوے۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 324 حاشیہ)

''جو لوگ افیون کھاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں موافق آ گئی ہے۔ وہ موافق نہیں آتی۔ دراصل وہ اپنا کام کرتی رہتی ہے اور قویٰ کو نابود کر دیتی ہے۔''
(ملفوظات جلد2 صفحہ 321)

(دین حق) کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے۔ اسی طرح پر یہ پان، حقّہ، زردہ (تمباکو)، افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے...... عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔''
(ملفوظات جلد2 صفحہ 219)

'' تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کرلیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا ہے اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزار ہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔''
(کشتیء نوح. روحانی خزائن جلد19 صفحہ 70، 71)

جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
کا خطبہ جمعہ وخطابات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء کے موقع پر خطبہ جمعہ اور دیگر خطابات درج ذیل اوقات میں Live نشر ہوں گے۔

پرچم کشائی 13 جون کو 4:45 بجے شام

خطبہ جمعہ 13 جون 2014ء کو 5 بجے شام

لجنہ سے خطاب مورخہ **14 جون کو 3 بجے** سہ پہر

(لجنہ سے خطاب کا وقت 9 جون کے اخبار میں غلط شائع ہوگیا تھا)

جرمن احباب سے خطاب
مورخہ **14 جون کو 7 بجے شام**

اختتامی خطاب مورخہ **15 جون کو 8 بجے رات**

احباب اس روحانی مائدہ سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔

نظام وصیت ایک انقلابی نظام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برموقع جلسہ سالانہ یوکے مورخہ یکم اگست 2004ء کو فرمایا کہ

''بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے جو حضرت مسیح موعود کے اس معیار کی شرائط کو پورا کرسکیں تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہوا جائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان سے حصہ لینا چاہئے''۔

(روزنامہ الفضل 8 دسمبر 2005ء)

اداریہ

خطبات جمعہ۔عظیم پیشگوئیاں۔دل کی دھڑکن

ایم ٹی اے کے حوالہ سے بزرگان سلف کی پیشگوئیوں کا ایک سلسلہ ہے ان میں سے ایک حصہ کا تعلق عالمی خطبات جمعہ سے ہے۔حضرت امام جعفر صادق نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا۔

ہمارا قائم اہل بیت یعنی امام مہدی جمعہ کے دن نکلے گا۔

(بحارالانوار جلد 52 صفحہ 279۔علامہ باقر مجلسی دار احیاء التراث العربی بیروت 1983ء)

لاریب یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ حضرت امام مہدی 14 شوال 1250ھ کو جمعہ کے دن پیدا ہوئے۔لیکن جب ایم ٹی اے کا ظہور ہوا۔جس کا مرکزی نکتہ نائب اور جانشین امام مہدی کے خطبات جمعہ ہیں۔تو یہ پیشگوئی نہایت وسعت اختیار کر لیتی ہے کہ گویا امام مہدی ہر جمعہ کو نکلے گا اور خطبہ کے ذریعہ لوگوں کی اصلاح اور تربیت کے سامان کرے گا۔

نیز جب دوسری پیشگوئیوں میں ذکر ہے کہ اس کی تصویر اور آواز ہر کوئی قریب سے دیکھ اور سن سکے گا۔حتیٰ کہ ایک پردہ دار لڑکی بھی اس کو سنے گی۔ (بحارالانوار جلد 52 صفحہ 285)

اور یہ بھی کہ اس کی آواز تمام لوگ اپنی اپنی زبانوں میں سمجھ رہے ہوں گے۔

(بحارالانوار جلد 52 صفحہ 205)

یعنی اس کی تقریر کے تراجم کئے جا رہے ہوں گے۔چنانچہ آج خلیفۃ المسیح کی تقاریر اور دیگر خطبات کے تراجم یو این او میں کی جانے والی تقاریر کے تراجم سے زیادہ زبانوں میں کئے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو یہ بات حیرت انگیز ہے کہ جتنا فائدہ جماعت نے جمعہ کے دن سے اٹھایا ہے اتنا کسی اور کے وہم وگمان میں بھی نہیں۔کیونکہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام کا اپنی جماعت سے رابطہ کا سب سے اہم اور آسان ذریعہ خطبہ جمعہ ہے۔آغاز میں سننے والے تو چند سو یا چند ہزار تھے۔مگر الفضل کے ذریعہ وہ خطبہ شائع ہو کر ہر اس جگہ پہنچتا تھا۔جہاں احمدی تھے اور پھر مربیان حسب ضرورت اس کے تراجم کر کے احباب جماعت کو سناتے تھے۔

حضرت مصلح موعود تحریک جدید کے حوالہ سے اپنے ایک جمعہ مطبوعہ الفضل کے متعلق فرماتے ہیں۔

جماعتوں کے سیکرٹریوں اور امراء کو چاہئے کہ وہ میرا یہ خطبہ لوگوں کو پڑھ کر سنا دیں کیونکہ اس کے سوا میری آواز ان تک پہنچنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ (خطبات محمود جلد 16 صفحہ 27)

چنانچہ متحدہ ہندوستان ہی نہیں بیرونی ممالک میں بھی حضور کے خطبات کے تراجم کر کے سنائے جاتے تھے۔

مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر لکھتے ہیں کہ خاکسار ایک لمبا عرصہ مشرقی افریقہ میں رہا ہے۔الفضل کے پیکٹ کا ہر ہفتے انتظار ہوتا تھا۔اس پر سے احباب جماعت کو سیراب کرنے کے لئے ملفوظات حضور کے خطبات اور مرکز کی اہم خبریں سواحیلی میں ترجمہ کر کے جماعت کے اخبار Mepenzi ya Mungu میں شائع کرتا تھا۔افریقن احباب دور بیٹھے ہوئے اپنے آپ کو خلیفۃ المسیح کے قریب تصور کرتے۔مجھ سے پہلے مولانا محمد منور صاحب کا بھی یہی طریق تھا۔

(الفضل صد سالہ جوبلی نمبر صفحہ 57)

مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کبابیر میں رہے۔وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطبات کا عربی ترجمہ کر کے سناتے تھے اور احباب اس پر بہت خوش ہوتے تھے۔ (الفضل صد سالہ جوبلی نمبر صفحہ 63)

پھر ایم ٹی اے جاری ہوا اور خلیفۂ وقت Live خطاب کرنے لگے اور جماعت کی دنیا ہی بدل گئی۔ہماری تاریخ بتاتی ہے خلیفۂ وقت کی تمام سکیمیں،تحریکات،منصوبے جمعہ کے دن منظر عام پر آئے۔جماعتی ترقیات اور افضال الٰہی کے تذکرے جمعہ کو ہی ہوتے ہیں۔دشمن کی تدابیر اور نقصان دہ پروگراموں کی اطلاع اور ان کے سد باب کے لئے تدبیر دعا کا سلسلہ جمعہ کو ہی شروع ہوتا ہے۔

آپ غور کیجئے جماعت کی ذیلی تنظیمیں خدام،انصار،اطفال جو جماعت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں ان کی بنیاد کا اعلان جمعہ کو ہی کیا گیا۔(لجنہ کی بنیاد حضرت مصلح موعود کے ایک خط کے ذریعہ رکھی گئی)

اور عالمی طور پر ہر ملک کی الگ الگ صدارت کا نظام بھی جمعہ کو ہی جاری کیا گیا۔تحریک جدید،تحریک وقف جدید،تحریک شدھی کا انسداد،تحریک تعلیم القرآن،وقف عارضی،دعوت الی اللہ،خدمت خلق،قیام بیوت الذکر،وقار عمل،نصرت جہاں سکیم،مریم شادی فنڈ،عملی اصلاح اور خود ایم ٹی اے کے متعلق بڑے بڑے منصوبوں کا اعلان جمعہ کے دن ہوا۔

جماعت پر ہونے والے اعتراضات خصوصاً وائٹ پیپر کا جواب خطبات جمعہ میں دیا گیا۔مباہلہ کا چیلنج بھی اور اس کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے افضال کا ذکر بھی جمعہ کو ہوا۔

خطبات جمعہ پر مشتمل خطبات کی سیریز ہی نہیں۔بیسیوں اہم اور شاندار کتب شائع ہو چکی ہیں۔اسی لئے جمعہ کے ساتھ شاندار اور اٹوٹ تعلق کی وجہ سے امام مہدی کا ایک نام جمعہ رکھا گیا ہے۔

نجم الثاقب میں شیعہ بزرگان کے حوالہ سے لکھا ہے۔

جمعہ امام مہدی کے مبارک ناموں میں سے ہے اور اس نام کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو جمع کریں گے۔

حضرت امام علی تقی نے فرمایا:

دن ہم میں پھر فرمایا جمعہ میرا بیٹا ہے (یعنی روحانی بیٹا) اور اسی کی طرف اہل حق اور صادق لوگ جمع ہوں گے۔ (نجم الثاقب صفحہ 465 مرزا حسین نوری طبرسی۔انتشارات علمیہ اسلامیہ)

الغرض جمعہ کا دن جماعت احمدیہ کے جسم میں دل کی طرح دھڑکتا ہے اس کے بغیر ہماری کوئی زندگی نہیں۔خوش قسمت ہیں وہ احمدی جو ہر جمعہ کو اس چاند چہرے کا دیدار کرتے ہیں۔جس کے متعلق ہزار سال پہلے پیشگوئیاں کی گئیں۔ہمیں امام مہدی کو سلام پہنچانے کا حکم تھا۔آج خدا نے فضل کیا اور وہ دن طلوع کیا کہ امام مہدی کا خلیفہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر جمعہ پر کم از کم 2 دفعہ ہمیں سلام کرتا ہے اور ہمارے گھروں کو برکتوں سے بھر دیتا ہے۔

محمود احمد بنگالی صاحب کی وفات پر

کٹی عمر طاعت سدا کرتے کرتے
خلافت پہ خود کو فدا کرتے کرتے

وہ مرد مجاہد تھا درویش فطرت
ہر اک کام کرتا دعا کرتے کرتے

مددگار سلطانِ دین محمدؐ
جیا اپنے وعدے وفا کرتے کرتے

فراست کا پیکر وہ محمود شاہد
گیا حق چاہت ادا کرتے کرتے

وہ تھا نافع الناس ایسا کہ اس نے
گزاری ہے سب سے بھلا کرتے کرتے

مبارک احمد ظفر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم شکیل احمد شاہد صاحب

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک

حضرت رسول اللہ ﷺ سرزمین عرب میں جب مبعوث ہوئے تو دنیا جہالت و ذلالت میں لتھڑی پڑی تھی۔ باپ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفنا دیتے تو خاوند بیویوں کو پاؤں کی جوتی سمجھتے۔ شراب کو پانی کی طرح پیا جاتا اور اپنے گناہوں کو علی الاعلان فخر کے ساتھ بیان کیا جاتا۔ دنیا کا کوئی ایسا گناہ نہیں تھا جو عرب کے ان وحشی صفت انسانوں میں نہ پایا جاتا ہو۔ لیکن جب انہیں وحشیوں میں وہ انسان کامل، وہ خاتم الانبیاء ﷺ مبعوث ہوا تو اُس نے ان وحشیوں کو انسان اور انسان سے با اخلاق انسان بنا دیا۔ اس عظیم روحانی انقلاب اور حضرت محمد عربی ﷺ کی عظمت کا نقشہ حضرت مسیح موعود نے یوں کھینچا۔

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اِک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار

معزز قارئین، ہمارے پیارے رسول اللہؐ کی شان میں گستاخیاں کرنے والے جہلاء کو کاش یہ علم ہو کہ آپؐ تو ہر وصف میں، ہر خوبی میں یکتا تھے۔ آپ سے زیادہ صلح جُو، بہادر، نرم دل، معاف کرنے والا انسان چشمِ فلک نے نہیں دیکھا۔ آپ نے اپنے جانی دشمنوں کو معاف کر دیا۔ آپ کے راستوں پر کانٹے بچھائے گئے، کبھی آپ پر کوڑا کرکٹ پھینکا گیا، کبھی نماز کے دوران اونٹ کی اوجھڑی آپ پر رکھ دی گئی۔ اہل طائف نے تو وہ ستم کئے کہ پہاڑوں کے فرشتوں کی آنکھوں میں خون اُتر آیا اور عرض کیا کہ خدا تعالیٰ اس قدر غضبناک ہے کہ اگر آپ چاہیں تو اس بستی پر پہاڑ گرا کر ان کا نام ونشان مٹا دیا جائے۔ آپؐ کے صحابہ کرام کو کیا کیا اذیتیں نہ دی گئیں۔ بلال کو تپتے صحرا پر لٹا کر بھاری پتھر اوپر رکھ دیئے جاتے۔ مسلسل تین سال تک بنو ہاشم سے بائیکاٹ اور آپؐ اور آپ کے صحابہ کو شعب ابی طالب میں محصور کیا گیا۔ آپؐ پر مظالم کی انتہا کی گئی اور آپ کو اپنی محبوب بستی سے ہجرت پر مجبور کر دیا گیا۔ اس پر بھی بس نہیں، آپ کا پیچھا کیا گیا اور جنگ بدر، جنگ اُحد آپؐ پر مسلط کی گئیں۔ اُحد کے موقعہ پر دشمن نے وجہ تخلیق کائنات جناب عالی مقام ﷺ کے دندانِ مبارک شہید کئے، اور آپ کے چہرہ مبارک کو زخمی کیا۔ آپ کے پیارے چچا حضرت حمزہ کا کلیجہ چبایا گیا۔ جنگ احزاب میں تو سارے مدینہ کو دشمن نے گھیر لیا۔ یہودیوں کو آپ کے خلاف ورغلایا گیا اور اُنہوں نے آپ کی جان لینے کی کیا کیا سازش نہ کی۔ ایک یہودیہ نے کھانے پر بلا کر کھانے میں زہر دے کر ہلاک کرنے کی کوشش کی۔

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوۃ علیک السلام

آج اس ہادیٔ برحق کے خلاف آزادیٔ اظہار خیال کے نام پر اپنے دلوں کی خباثتوں کو کبھی لفظوں تو کبھی تصویروں کی شکل دی جائے۔ مہذب دنیا میں ایسے قانون وضع کئے جاتے ہیں کہ جن کی مدد سے عام شہریوں کو جسمانی اذیت اور ظلم وتشدد سے بچایا جائے۔ تو کیا یہ بھی لازم نہیں کہ ایسے آزادی اظہار خیال کے لئے بھی ایسی حدود مقرر کی جائیں کہ جن سے دنیا کے لاکھوں کروڑوں انسانوں کو ذہنی اذیت پہنچانے والوں کے خلاف موثر کارروائی کی جائے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ کی صفات کاملہ کی وجہ سے تو خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ کو رحمۃ للعالمین کا خطاب عطا کیا اور غیروں نے بھی آپؐ کے ہاتھوں برپا ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کا برملا اعتراف کیا۔ چنانچہ کاؤنٹ ٹالسٹائی نے کہا ہے۔

’’حضرت محمد ﷺ ایک اُولوالعزم مقدس ریفارمر تھے۔ انہوں نے گمراہوں کو بت پرستی سے روکا اور افعال قبیحہ سے منع کیا۔ خدائے واحد کی عبادت اور پرستش کی پاکیزہ تعلیم دی۔ اخوت و ہمدردی اور مساوات کے سبق سے اُن کے دلوں کو لبریز کر دیا۔ غارتگری اور خونریزی کو ممنوع قرار دیا۔ آپ دنیا میں مصلح اعظم بن کر آئے تھے اور آپ میں ایک ایسی برگزیدہ قوت پائی جاتی تھی جو قوت بشری سے بہت زیادہ اعلیٰ وارفع ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔‘‘

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 82)

ہمارے پیارے آقا ﷺ کی صفات کا نقشہ آپ کے اس عاشق صادق اور امام الزمان نے عربی کے ان اشعار میں یوں کھینچا ہے۔

تمت علیہ صفات کل مزیة
ختمت بہ نعماء کل زمان
یارب صل علی نبیك دائماً
فی ھذہ الدنیا و بعث ثانی

یعنی ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپؐ میں علیٰ وجہ الاتم پائی گئیں اور ہر زمانہ کی نعمت آپ ﷺ کی ذات پر ختم ہوگئی۔ اے میرے رب اپنے اس پاک نبیؐ پر اس دنیا میں بھی اور دوسرے عالم میں بھی ہمیشہ درود بھیج۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

مگر حق تو یہ ہے کہ سفینہ بھی نبی دوجہاں خاتم الانبیاء ﷺ کی شان بیان کرنے کے لئے کافی نہیں۔ بس یہی کہوں گا کہ ہمارا فرض ہے کہ اگر دشمن اپنی دریدہ دہنی کا مظاہرہ کر رہا ہے تو ہم اپنے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کے پہلوؤں کو دنیا پر اجاگر کریں۔ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں اور اپنی زندگیوں کو سیرت مصطفیٰ ﷺ کے سانچے میں ڈھالیں اور حضرت عیسیٰ کا وہ قول کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ہم ایسے شیریں پھل بنیں کہ دشمن کو درخت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف میلی آنکھ کرنے کو موقعہ نہ ملے۔

جماعت احمدیہ پرتگال میں یوم مسیح موعود

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ پرتگال کو مؤرخہ 23 مارچ 2014ء کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کا آغاز محترم فضل احمد مجوکہ صاحب صدر ومربی سلسلہ جماعت احمدیہ پرتگال کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کردہ آیات کا پرتگیزی زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے چند اشعار پیش کئے گئے۔

اس جلسہ میں تین تقاریر ہوئیں جن میں مقررین نے حضرت مسیح موعود کی صداقت اور آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

سب سے پہلی تقریر فولا زبان میں ’’صداقت حضرت مسیح موعود‘‘ کے عنوان پر تھی جو مکرم استاذ عبداللہ اَمبالو صاحب معلم گنی بساؤ نے کی۔ اس تقریر کا اہتمام گنی بساؤ سے تعلق رکھنے والے نومبائعین کیلئے کیا گیا تھا جو پرتگال میں بذریعہ Skype براہِ راست سنی گئی جس سے تمام نومبائعین بہت مستفید ہوئے۔

دوسری تقریر مکرم آصف شہزاد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پرتگال کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ’’سیرت حضرت مسیح موعود‘‘ تھا۔

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب نے کی تھی۔

اس مبارک موقع پر منعقد کیے جانے والے جلسہ میں 23 نو مبائعین سمیت 65 افراد شامل ہوئے۔ جلسہ کا اختتام اجتماعی دعا پر ہوا۔

اس جلسہ کی کارروائی کو Odivelas کے ایک ہفت روزہ اخبار Odivelas Notícias نے بھی شائع کیا۔ اخبار میں جماعت کی 125ویں سالانہ تقریبات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کا تعارف، آپ کی کتب سے چند اقتباسات اور چند الہامات تحریر کیے۔ نیز حضرت مسیح موعود کی تصویر بھی نمایاں طور پر شائع کی۔ یہ رپورٹ اس اخبار کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود کی تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 اپریل 2014ء)

☆..........☆..........☆

بقیہ از صفحہ 6 جلسہ سالانہ روانڈا

ہے کہ ہم بیت الذکر کا افتتاح کر رہے ہیں۔ اس موقع پر خوشی اور شکر کے جذبات مکرم صدر صاحب کے چہرے پر قابل دید تھے۔

اس افتتاحی تقریب میں 41 احمدی احباب اور 20 غیر از جماعت شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ اس نئی بیت الذکر کو اپنے حقیقی عبادت گزار بندوں سے بھر دے اور بیت الذکر کیلئے قربانی کرنے والوں کو اپنے بے انتہا فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

روانڈا کی دوسری بیت الذکر کا افتتاح

مکرم امیر ومشنری انچارج جماعت یوگنڈا نے مورخہ 23 مارچ کو روانڈا کی دوسری جماعت Namatete میں جماعت احمدیہ کی ایک اَور بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس بیت الذکر کو بیت الاحد کا نام عطا کیا ہے۔

تختی کی نقاب کشائی مکرم امیر صاحب اور نیشنل صدر صاحب جماعت روانڈا مکرم Adam Ghahamire صاحب نے کی جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے بیت الذکر کی تعمیر کا مقصد بیان کرتے ہوئے اسے نمازیوں سے بھرنے کی تحریک کی۔

اس موقع پر 160 احمدی اور 60 غیر از جماعت افراد شامل ہوئے۔ اس تقریب میں Gatsibo District کے میئر نے اپنے علاقے میں خوبصورت بیت الذکر کی تعمیر پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور بیت الذکر کی تعمیر کو علاقے کی ترقی کے لیے ایک نمایاں قدم قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں اور جملہ کارکنان کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 18 اپریل 2014ء)

مکرم سید عمران احمد شاہ صاحب

چٹا کٹھا جھیل آزاد کشمیر کی سیر

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہمیں شونٹر ویلی آزاد کشمیر میں واقع چٹا کٹھا جھیل تک ہائیکنگ کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔

مظفر آباد سے اگر وادی نیلم کی طرف جائیں تو کیل کے مقام پر وادی نیلم دو وادیوں میں تقسیم ہوجاتی ہے۔ ان دونوں وادیوں کو مجموعی طور پر اپر وادی نیلم یا وادی نیلم بالا بھی کہا جاتا ہے یا کہا جاسکتا ہے۔ کیل کے مقام سے دو راستے نکلتے ہیں دائیں طرف والا راستہ جو تاؤبٹ کی طرف جاتا ہے اس کو Valley Graze اور بائیں طرف والا راستہ جو شونٹر نالے کے ساتھ ساتھ جاتا ہے Shounter Valley یا وادی شونٹر کہلاتا ہے۔ شونٹر ویلی کی طرف جانے والا راستہ کچا راستہ ہے اس راستے پر 4x4 (فور وہیل ڈرائیو) گاڑیاں جیسے جیپ وغیرہ ہی جاسکتی ہیں۔ شونٹر ویلی میں اپر دومیل یا دومیل بالا کے مقام سے تقریباً آدھا کلومیٹر پہلے چٹا کٹھا جھیل کا ہائیکنگ ٹریک شروع ہوتا ہے۔

چٹا کٹھا جھیل دنیا کے نقشے میں 34.9189° ڈگری طول بلد اور 74.5217° ڈگری عرض بلد پر سطح سمندر سے تقریباً 13 ہزار 500 فٹ بلندی پر واقع ہے۔ اس جھیل کی گہرائی کے بارے میں حتمی طور پر تو کچھ کہنا مشکل ہے لیکن مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ حال ہی میں کئے جانے والے ایک سروے کے مطابق اس جھیل کی گہرائی 316 فٹ ہے۔

ماہ اگست میں ہائیکنگ کا پروگرام بنانے میں سب سے بڑی رکاوٹ موسم کی خرابی ہے اور خاص طور پر نیلم ویلی میں تو اس ماہ میں بہت بارشیں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے لینڈ سلائیڈنگ کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔ ہمارے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا جن دنوں میں ہم نے ہائیکنگ کرنی تھی ان دنوں مظفر آباد اور گردونواح میں شدید بارشوں کا سلسلہ جاری تھا اور بظاہر ہائیکنگ کرنا ممکن نظر نہیں آرہا تھا۔ بلکہ جس دن ہم نے ربوہ سے روانہ ہونا تھا اس سے دو دن پہلے مظفر آباد کو جانے والی روڈ پر مظفر آباد کے قریب ایک بہت بڑی لینڈ سلائیڈنگ بھی ہوئی تھی جس وجہ سے مظفر آباد جانے والی روڈ بند تھی۔ مگر بعد میں کھل گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم صبح 3:50 پر راولپنڈی پہنچے۔ راولپنڈی پہنچنے کے بعد پیرودھائی اڈے سے مظفر آباد جانے والی ایک کوسٹر مل گئی جو راولپنڈی سے 5:20 پر روانہ ہوئی اور ہم 10:35 پر مظفر آباد پہنچ گئے۔ ایک ہائی ایس شاردہ کے لئے روانہ ہو رہی تھی اور اس میں جگہ بھی خالی تھی۔

جیسے ہی ہم مظفر آباد کی آلودہ فضا سے نکل کر نیلم ویلی میں داخل ہوئے تو نیلم ویلی کے دلفریب نظاروں اور وہاں کی تروتازہ فضا نے ہمیں بالکل تروتازہ کردیا اور ہماری مظفر آباد تک کے سفر کی تھکن بالکل جاتی رہی۔ ان نظاروں کو دیکھ کر دل بار بار اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا رہا۔ 5 بجے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم شاردہ پہنچے۔

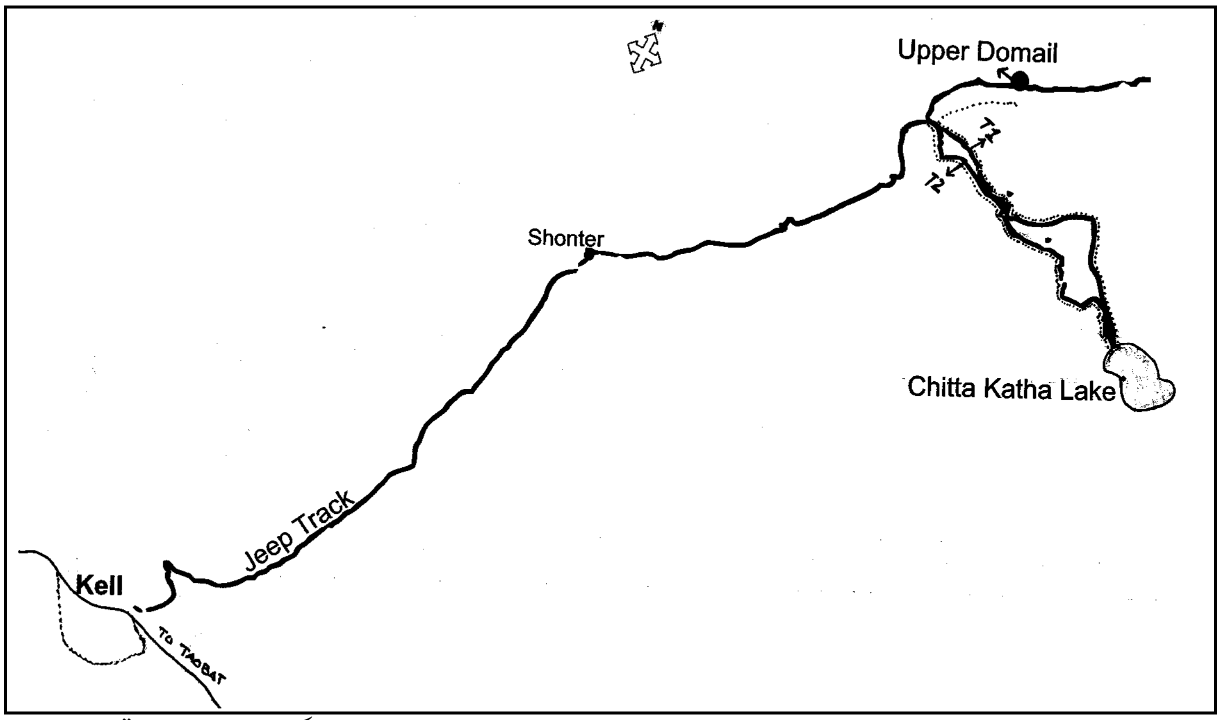

شاردہ

شاردہ پہنچتے ہی سب سے پہلے ایک ہوٹل میں مناسب قیمت پر ایک کمرہ کرائے پر لیا۔ وہ کمرہ چونکہ ہوٹل کی پچھلی طرف تھا اس لئے کمرے کے دروازے اور اس کے باہر برآمدہ سے شاردہ اور دریائے نیلم کا ایک انتہائی حسین منظر نظر آتا تھا اور وہیں کرسیاں اور میز وغیرہ بھی پڑا تھا جہاں ہم بیٹھ کر کھانا کھاتے اور شاردہ کی حسین وادی اور دریائے نیلم کے پانی کے شور سے لطف اندوز بھی ہوتے تھے۔ رات اسی ہوٹل میں گزارنے کے بعد اپنے پروگرام کے مطابق صبح شاردہ کی سیر کرنے کے لئے نکلے۔

شاردہ سطح سمندر سے تقریباً 6100 فٹ کی بلندی پر واقع نیلم ویلی کی ایک نہایت حسین وادی اور سیاحت کے لئے ایک عمدہ مقام ہے۔ شاردہ میں بدھ مت کی ایک قدیم درسگاہ موجود ہے۔

شاردہ کے بارے میں مشہور مورخ البیرونی اپنی کتاب ''کتاب الہند'' میں ذکر کرتے ہیں کہ سری نگر کے جنوب مغرب میں شاردہ واقع ہے۔ اہل ہند اس مقام کو انتہائی متبرک تصور کرتے ہیں۔ اور بیساکھی کے مواقع پر ہندوستان بھر سے یہاں یاترا کے لئے آتے ہیں۔ لیکن برفانی اور دشوار گزار علاقوں کے باعث (البیرونی) خود وہاں نہیں جاسکا۔

شاردہ میں کشان خاندان کے بادشاہ کنشک اول کے دور میں وسط ایشیا کی ایک اہم تعلیمی درسگاہ تھی۔ یہاں بدھ مت کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ تاریخ، جغرافیہ، ہیئت، منطق اور فلسفہ پر مکمل تعلیم دی جاتی تھی۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس درسگاہ کا اپنا رسم الخط تھا جو دیوناگری رسم الخط سے ملتا جلتا تھا۔ اس رسم الخط کا نام شاردہ (یا شارادہ) تھا۔ اس عمارت کو کنشک اول نے اندازاً 24ء تا 27ء میں تعمیر کروایا تھا۔ یہ عمارت شمالاً جنوباً مستطیل چبوترے کی شکل میں بنائی گئی ہے۔ عمارت کی تعمیر حیرت انگیز ہے۔

یہ عمارت برصغیر میں پائی جانے والی تمام قدیمی عمارتوں سے مختلف ہے خاص کر اس کے درمیان میں بنایا گیا چبوترہ ایک خاص فن تعمیر پیش کرتا ہے جو بڑا دلچسپ ہے۔ اس کی اونچائی تقریباً 100 فٹ ہے۔ اس کے چاروں طرف دیواروں پر نقش و نگار بنائے گئے ہیں۔ جبکہ جنوب کی طرف ایک دروازہ ہے عمارت کے اوپر چھت کا نام و نشان باقی نہیں ہے۔ تاہم مغرب سے اندر داخل ہونے کے لئے تریسٹھ (63) سیڑھیاں بنائی گئی ہیں۔ آج بھی کچھ قبائل تریسٹھ زیورات پر مشتمل تاج ہاتھی کو پہناتے ہیں اور پھر اس کی پوجا کرتے ہیں۔ 63 کا عدد جنوبی ایشیا میں مذہبی حیثیت رکھتا ہے۔ بدھ مت کے عقائد سے ملتی جلتی تصاویر اس میں آج بھی نظر آتی ہیں۔ ان اشکال کو پتھر میں کرید کر بنایا گیا ہے۔ اس عمارت میں ایک تالاب بھی ہوتا تھا جو آج موجود نہیں ہے امراض جلد سے متاثر لوگ اس میں غسل کرتے اور شفا پاتے تھے۔ کیونکہ یہاں آنے والا پانی دو کلومیٹر دور سے سلفر ملے ہوئے تالاب سے لایا گیا تھا۔

تاریخی شواہد کے مطابق شاردہ میں پانچ ہزار افراد موجود تھے شاردہ سے کشن گھاٹی تک کا سارا علاقہ آباد تھا کشن گھاٹی اس مرکزی عمارت سے تین کلومیٹر جنوب میں واقع ایک پہاڑی کا نام ہے جسے مقدس تصور کیا جاتا تھا۔ یہاں ایک لمبی غار تھی جس میں ایک بت بنوایا گیا تھا۔ جس کے نیچے مردوں کو جلایا جاتا تھا۔ اس راکھ کو کشن گنگا موجودہ (دریائے نیلم) میں بہا دیا جاتا تھا۔ شاردہ ماضی بعید میں 'ناگا' اور 'راوڑ' قبائل کا مسکن رہا ہے جس کے مذہبی عقائد بدھ اور جین مت سے ملتے جلتے تھے۔ شاردہ قلعہ کے پس منظر سے لوگوں کی اکثریت نابلد ہے۔ اسی وجہ سے اس تاریخی اور تدریسی درسگاہ سے متعلق بڑی دلچسپ کہانیاں مشہور ہیں۔

شاردہ کی حسین وادی کی سیر کرنے کے بعد اللہ کے فضل سے واپس آتے ہوئے ہمیں ایک کوسٹر نظر آئی جو کیل جانے کے لئے تیار تھی۔ اس کو دیکھ کر ہمیں دلی خوشی ہوئی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عموماً شاردہ سے کچھ پہلے دواریاں سے لے کر کر شاردہ سے آگے کیل تک ایک خوفناک قسم کی بس جس کو راکٹ بس بھی کہا جاتا ہے چلتی ہے جس میں وہاں کے مقامی باشندے کچھ بس کے اندر اور کچھ بس کی چھت پر اور جو چھت پر بھی نا آسکیں وہ بس کے چاروں اطراف لٹک کر ان دشوار گزار راستوں پر بڑے سکون سے سفر کرتے ہیں۔ اس لئے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے پہلا کام یہ کیا کہ کوسٹر میں سیٹیں بک کروائیں اور پھر سامان وغیرہ لا کر کوسٹر میں سوار ہوگئے۔ 11 بجے ہم شاردہ سے روانہ ہوئے اور 12:55 پر کیل پہنچے۔

کیل

شاردہ سے 19 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع کیل بھی نیلم ویلی میں واقع ایک انتہائی خوبصورت وادی ہے۔ اس کی سطح سمندر سے اونچائی تقریباً 6880 فٹ ہے۔ کیل سے تقریباً دو گھنٹے کی ہائیک پر ایک انتہائی خوبصورت وادی اڑنگ کیل کے نام سے واقع ہے جو چاروں طرف سے جنگلات سے گھری ہوئی ہے۔

کیل کی وادی شاردہ سے قدرے مختلف لیکن اپنی ذات میں کافی خوبصورت تھی اور کیل گاؤں بھی

نسبتاً بڑا معلوم ہو رہا تھا۔ یہاں ہم نے ایک پبلک کال آفس کے ذریعے گھر والوں کو خبر دی کہ اب ہم اس جگہ پہنچ گئے ہیں جہاں سے آگے رابطے کا کوئی ذریعہ نہ ہوگا اور دعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق ہماری اگلی منزل اپر دومیل تھا جہاں سے ہمارا ہائیکنگ ٹریک شروع ہونا تھا۔

کیل سے دومیل بالا

کیل سے جیسا کہ پہلے بھی ذکر آچکا ہے دو راستے نکلتے ہیں ایک تاؤبٹ کی طرف جاتا ہے جبکہ دوسرا شونٹر ویلی کی طرف جاتا ہے۔ تاؤبٹ جانے والی روڈ نسبتاً اچھی ہے جبکہ شونٹر ویلی جانے کے لئے کوئی روڈ نہیں ہے ایک کچا سا راستہ ہے جسے جیپ ٹریک کہا جاتا ہے۔ شونٹر ویلی جانے کے لئے کیل سے جیپ لینی پڑتی ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ پوری جیپ بک کروائی جائے اس صورت میں خرچہ زیادہ آتا ہے لیکن سفر اس لحاظ سے آرام سے کٹ جاتا ہے کہ جیپ میں آرام سے بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر جس طرح آپ چاہیں سفر کر سکتے ہیں اور بعض خوبصورت مقامات پر جیپ کو کھڑی کر کے تصاویر وغیرہ بھی بنائی جا سکتی ہیں۔ جبکہ دوسری صورت میں آپ سواری کے طور پر جیپ پر سوار ہوتے ہیں۔ اس صورت میں خرچہ تو بچ جاتا ہے لیکن جیپ میں بیٹھنا تو درکنار کھڑے ہونے کی جگہ بھی مشکل سے ملتی ہے اور راستے میں اتنے جھٹکے اور اتار چڑھاؤ ہیں ہے کہ اپر دومیل یا دومیل بالا پہنچ کر لگتا ہے کہ جیسے پیدل ہی سفر طے کیا ہو۔

ہم نے بچت پروگرام کے تحت سواری کے طور پر ہی سفر کیا۔ ہائیکنگ کے سفر پر نکلنے سے پہلے ربوہ میں ہی ہمارے بعض دوستوں نے مشورہ دیا تھا کہ کیل میں بس سے اترتے ہی جیپ نہ لیں بلکہ کیل سے کچھ آگے جا کر جہاں ایک نالہ آتا ہے وہاں پل عبور کر کے پھر جیپ لیں اس صورت میں جیپ زیادہ سستی پڑے گی چونکہ ہمارے وہ دوست تجربہ کر چکے تھے اس لئے ان کی بات پر عمل کرتے ہوئے ہم نے اس پل کو پیدل ہی عبور کرنے کا پروگرام بنایا لیکن وہ پل ہماری امید سے کچھ زیادہ دور نکلا اور تقریباً آدھے گھنٹے کی سامان سمیت ہائیکنگ کے بعد ہم وہاں پہنچے گویا ہمارے ہائیکنگ کا آغاز وہیں سے ہوگیا۔ بہر حال وہاں ایک جیپ والا ملا جو موٹر سائیکل پر سوار تھا وہ ہماری حالت کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ ہم کیا چاہتے ہیں چنانچہ مناسب کرایہ طے کرنے کے بعد اس نے بتایا کہ فقط پندرہ منٹ میں وہ جیپ کے ساتھ حاضر ہوگا جس میں پہلے سے ہی ہم چھ لوگوں کی جگہ رکھی ہوئی ہوگی اس لئے ہم یہیں انتظار کریں۔ چنانچہ ہم وہیں انتظار کرنے لگے اس بھلے مانس کے پندرہ منٹ پینتالیس منٹ بعد اللہ اللہ کر کے ختم ہوئے۔ جیپ پر پہلی نظر پڑتے ہی یوں لگا جیسے جیپ نہیں لوگوں کا سیلاب آرہا ہو پہلے تو یقین نہیں آیا کہ یہ وہی جیپ ہے لیکن جب ڈرائیونگ سیٹ پر نگاہ پڑی تو ڈرائیور وہی تھا جس سے بات ہوئی تھی۔ بہر حال تمام لوگ باری باری اترنے لگے تا کہ ہمارا سامان رکھا جاسکے اور چونکہ بارش بھی ہو رہی تھی اس لئے سامان کو گیلا ہونے سے بھی بچانا تھا چنانچہ سامان کو محفوظ جگہ رکھا گیا اور اس کی وجہ سے جیپ میں کھڑے ہونے کی جگہ مزید تنگ ہوگئی۔ اس طرح ہم 3 بجے کیل سے روانہ ہوئے اور 6:25 پر دومیل بالا پہنچے۔

یہاں پہنچنے پر ہماری حالت واقعی یہ تھی کہ گویا ہم پیدل ہی کیل سے سامان اٹھا کر آئے ہیں۔ راستے کے اتار چڑھاؤ، جیپ کے جھٹکوں اور مسلسل کھڑا رہنے کی وجہ سے ٹانگوں میں بہت درد اور بے چینی پیدا ہوگئی تھی جس کی وجہ سے رات کو نیند بھی ٹھیک طرح نہ آسکی۔ بہر حال دومیل بالا پہنچ کر سکھ کا سانس لیا اور جاتے ہی ایک کمرہ جو تقریباً بدھ مت طرز تعمیر پر بنا ہوا تھا کرایہ پر حاصل کیا۔ کمرہ کے حصول کے بعد پیٹ پوجا کا خیال پیدا ہوا تو احباب چکن کڑاہی پر متفق ہوئے ذہن میں یہی تھا کہ جیسی بھی پکی ہوگی کچھ نہ کچھ گزار ہو جائے گا لیکن جب وہاں کا باورچی جو ہمیں بعد میں پتہ لگا کہ کراچی میں باورچی کا کام کر چکا تھا چکن کڑاہی لے کر آیا تو اس کو کھا کر دل عش عش کر اٹھا۔ چکن کڑاہی واقعی بہت لذیذ اور عمدہ تھی۔ کھانا وغیرہ کھانے کے بعد آرام کرنے کا سوچا لیکن ساتھ ہی تھکن اتنی ہوگئی تھی کہ جب بھی دل میں خیال آتا تھا کہ صبح ہائیکنگ بھی کرنی ہے تو دل میں ہول اٹھتے تھے۔

دومیل بالا

دومیل بالا شونٹر ویلی میں ایک بہت حسین وادی ہے۔ دومیل بالا کی سطح سمندر سے اونچائی تقریباً 9000 فٹ ہے۔ دومیل بالا سے مشرق کی طرف شونٹر جھیل اور شونٹر پاس تک راستہ جاتا ہے۔ جبکہ شمال مغرب کی طرف جو راستہ جاتا ہے وہ سراوالی بیس کیمپ تک جاتا ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق یہاں 50 سے 60 گھر آباد ہیں۔

دومیل بالا سے ڈیک (ڈک) 2

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کر کے ہم نے صبح 9:45 پر ہائیکنگ کا آغاز کیا۔ ہمارا ٹریک دومیل بالا سے کیل کی طرف جس راستے سے ہم آئے تھے اسی پر تقریباً آدھ کلومیٹر واپس جانے کے بعد دومیل بالا سے جنوب مشرق کی طرف شروع ہونا تھا چنانچہ کچھ دیر جیپ ٹریک پر چلنے کے بعد ہم نیچے ایک پگ ڈنڈی پر اترے اور شونٹر نالا عبور کرنے کے بعد ہمارا اصل ٹریک شروع ہوا۔ چٹا کٹھا جھیل تک جانے کے لئے یہاں سے دو ٹریکس یا راستے ہیں ایک ٹریک جو نسبتاً چھوٹا ہے ہماری بائیں طرف سے جھیل کی طرف سے آنے والے نالے کے ساتھ ساتھ جاتا ہے لیکن اس میں دو مقام ایسے آتے ہیں جو بقول ہمارے گائیڈ کے ہمارے لئے نہ صرف مشکل بلکہ خطرناک ثابت ہو سکتے تھے اس لئے ہم نے متفقہ طور پر دوسرے راستے کا انتخاب کیا جو نسبتاً لمبا لیکن آسان تھا۔ یہاں سے جھیل تک کا فاصلہ تقریباً آٹھ کلومیٹر ہے اس راستے پر تقریباً 90 فیصد چڑھائی تھی اور چڑھائی بھی اندازاً 50 ڈگری سے 60 ڈگری زاویے پر تھی۔ راستے میں بعض جگہ شدید تھکن کا سامنا کرنا پڑتا تھا کیونکہ ہم سب کے پاس ایک ہائیکنگ بیگ جسے رک سیک کہتے ہیں تھا جس کا اوسطاً وزن 15 کلوگرام ہوگا یا شاید اس سے زیادہ ہی ہو۔ ہائیکنگ کے راستے میں جہاں بھی زیادہ تھکن ہو جاتی وہاں رک کر ہم تصاویر وغیرہ لیتے اور سانس بحال ہونے کے بعد دوبارہ ہائیکنگ شروع کرتے۔ ہم جس ٹریک پر ہائیکنگ کر رہے تھے یہ ایک انتہائی خوبصورت ٹریک تھا اور ارد گرد کے خوبصورت نظاروں کو دیکھ کر دل سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد جاری ہوتی تھی اور تھکن کا احساس جاتا رہتا تھا اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے موسم بہت خوشگوار تھا۔ جس کی وجہ سے دور دور تک پھولوں سے بھری ہوئی وادی اور پہاڑ بہت واضح طور پر نظر آرہے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح مختلف جگہوں پر رک کر آرام کرتے ہوئے ہم 3 بجے ڈیک 2 پہنچے جو کہ ایک کیمپنگ سائٹ ہے۔ ڈیک ٹو ہری پربت کے دامن میں واقع ایک انتہائی خوبصورت اور مسحور کن وادی ہے اور یہاں سے آپ چار پانچ خوبصورت آبشاروں کا نظارہ کر سکتے ہیں اسی اعتبار سے اگر اس کو آبشاروں کی وادی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ ہری پربت کے بارے میں مختلف آراء ہیں بعض لوگ اس کو بھی ہندومت کے ایک خدا شیوا کی رہائش گاہ بھی کہتے ہیں۔ ڈیک ٹو وہ جگہ ہے جہاں چٹا کٹھا جانے والے دونوں راستے مل جاتے ہیں اور یہاں سے جھیل تک جانے کے لئے ایک ہی راستہ ہے۔ پروگرام کے مطابق ڈک ٹو کے مقام پر ہم نے رات قیام کرنا تھا۔ لہٰذا ہم نے یہاں خیمے لگانے شروع کئے۔ خیمے لگانے کے دوران یہاں بارش شروع ہوگئی جو مسلسل تیز ہوتی گئی لیکن اللہ کا شکر ہے ہم نے جلد ہی خیمے لگالئے اور خیموں کے اندر بیٹھ کر بارش کی آواز سنتے رہے اور دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ بارش کو روک دے تا کہ ہم جو مقصد لے کر آئے ہیں وہ پورا کر سکیں لیکن بارش رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی اور ہم سب اتنے تھکے ہوئے تھے کہ خیمے سے باہر نکلنے کی ہمت نہ تھی۔ اس دوران بارش کبھی ہلکی بھی ہو جاتی تھی اور خیال آتا تھا کہ باہر نکل کر کچھ چائے وغیرہ کا انتظام کریں تا کہ طبیعت میں کچھ بہتری آئے لیکن تھکن غالب آجاتی اور یہی خیال آتا کہ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد چائے وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں۔ بہر حال کچھ دیر بعد بارش کافی ہلکی ہوگئی اور اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ہم نے چائے وغیرہ بنائی اور ہمارے ڈے پیکس میں جو بسکٹ وغیرہ تھے وہ کھا کر گزارا کیا۔ ابھی ہم چائے وغیرہ سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ بارش پھر زور پکڑ گئی اور ہم خیموں میں محصور ہو کر رہ گئے تقریباً تین گھنٹے بعد جب بارش کچھ تھمی تو کھانا کھانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ہم اپنے ساتھ تیار شدہ کھانے کے ٹن پیک لے کر آئے تھے تا کہ زیادہ محنت کئے بغیر تیار شدہ کھانا صرف گرم کر کے کھالیا جائے اور الحمدللہ ہمارا یہ منصوبہ بہت کامیاب رہا روٹیاں ہم دومیل بالا سے ساتھ لے کر چلے تھے۔

بارش رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی اور ساری رات اتنی شدید تیز بارش ہوئی کہ ہم جھیل تک جانے اور جھیل دیکھنے سے تو تقریباً مایوس ہو ہی چکے تھے ساتھ یہ ڈر بھی لاحق تھا کہ واپس کیسے جائیں گے کیونکہ اگر اتنی تیز بارش ہوتی رہی تو راستے میں کافی پھسلن ہو جائے گی اور راستے کافی خطرناک ہو جائیں گے۔ بس اسی طرح ساری رات اللہ تعالیٰ کے حضور دعا، استغفار اور درود شریف کا ورد کرتے ہوئے گزری۔ صبح نماز فجر کے وقت بارش کچھ تھمی ہوئی تھی لیکن بادل بہت گہرے تھے موسم کی اس کیفیت کو دیکھ کر پھر مایوسی ہونے لگی لیکن بہر حال نماز پڑھ کر اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس امید میں کہ اللہ تعالیٰ یقیناً کوئی سامان پیدا فرمائے گا خیمے میں دوبارہ آرام کرنے لگے اور اسی دوران آنکھ بھی لگ گئی۔ تقریباً سات بجے جب آنکھ کھلی اور خاکسار خیمے سے باہر آیا تو باہر کا منظر ہمارے لئے کسی معجزہ سے کم نہ تھا کہاں دو تین گھنٹے پہلے ہر طرف گہرے کالے بادلوں کی گرج تھی اور اب یہ عالم تھا کہ بارش بالکل رک چکی تھی ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی اور جس طرف ہم نے جانا تھا وہاں سے آسمان واضح طور پر صاف ہوتا نظر آرہا تھا یہ نظارہ دیکھ ہم سب کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہوگیا اور خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ ہم نے جلدی جلدی سے ناشتہ وغیرہ کیا اور جھیل تک جانے کی لئے تیار ہونے لگے۔ یہاں ہمارا پروگرام یہ تھا کہ سامان خیموں میں چھوڑ کر یہاں کسی مقامی شخص کو سامان کی حفاظت کے لئے کچھ رقم کے عوض بٹھا کر ہم بغیر سامان کے جھیل تک جائیں گے کیونکہ ہمارے گائیڈ کے بقول آگے مزید سخت قسم کی چڑھائی تھی اور سامان ساتھ لے کر جانے کی وجہ سے کافی دیر ہو سکتی تھی اس لئے یہی پروگرام طے پایا تھا کہ بغیر سامان کے ہی جھیل دیکھ کر آج ہی واپس دومیل بالا پہنچ کر کیل جا کر رات قیام کریں گے۔ لیکن ہمیں ایسا کوئی شخص میسر نہ آسکا جو ہمارے سامان کی حفاظت کے لئے یہاں بیٹھتا۔ ایک شخص سے بات ہوئی تھی لیکن تیز بارش کے باعث وہ یہاں تک نہ آسکا۔ بہر حال یہ طے پایا کہ تمام سامان ایک خیمے میں ڈال کر اس کو تالا لگا دیا جائے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اونٹ کا گھٹنا باندھ دیا جائے۔ چنانچہ ہم نے اپنا سارا سامان، سوائے قیمتی سامان جیسے نقدی، موبائیل فون اور کیمرے وغیرہ کے، ایک خیمہ میں بند کیا اور اس کو تالا لگا کر 7:45 پر جھیل کی طرف روانہ ہوئے۔

ڈیک ٹو سے چٹا کٹھا جھیل

ڈیک ٹو سے چٹا کٹھا جھیل تک کا راستہ قدرے مشکل تو ہے لیکن انتہائی خوبصورت ہے۔ جیسے جیسے

آپ اونچائی کی طرف جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے حسین سے حسین نظارے آپ کی آنکھوں کے سامنے آتے ہیں۔ راستے میں ایک انتہائی وبصورت آبشار آتی ہے جس کے کافی قریب سے گزرنا پڑتا ہے اوراس خوبصورت نظارہ کو دیکھ کر دل سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا نکلتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے راستے موسم بہت اچھا رہا اگر چہ کہیں کہیں بارش بھی ہونے لگتی تھی لیکن الحمدللہ کوئی مشکل پیش نہ آئی اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ لمحہ آن پہنچا جب ہماری آنکھوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار چٹا کٹھا جھیل تھی۔ہم 10:35 پر جھیل پر موجود تھے۔جھیل کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر تمام ممبران نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔اللہ کے فضل سے ہمیں اس جھیل کا کافی واضح اور صاف نظارہ میسر آیا جس کی وجہ سے یہاں ہمیں تصاویر لینے اور ویڈیو فلم بنانے میں کافی آسانی رہی۔

چٹا کٹھا جھیل ایک انتہائی خوبصورت جھیل ہے اس جھیل کے اوپر نیم برف پوش پہاڑوں کا سلسلہ اور اس پر کہیں کہیں بادلوں کا ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک انتہائی حسین منظر پیش کر رہا تھا۔ یہ جھیل سطح سمندر سے چونکہ کافی بلندی پر واقع ہے اس لئے یہاں کافی ٹھنڈ تھی اور درجہ حرارت تقریباً منفی ایک یا دو ہوگا جس کی وجہ سے ہمارے دانت بج رہے تھے اور ہاتھ پاؤں جم رہے تھے۔تقریباً ایک گھنٹہ جھیل پر قیام کرنے کے بعد 11:35 پر ہم واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔

جھیل سے واپسی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2:05 پر ڈیک ٹو تک ہم بڑی آسانی سے واپس پہنچ گئے۔ڈیک ٹو پر پہنچ کر شدید تیز بارش شروع ہوگئی لیکن یہاں رکنا کسی طور مناسب نہ تھا چنانچہ ہم نے اپنا سارا سامان باندھ کر اپنے پروگرام پر عمل کرتے ہوئے دومیل بالا تک جانے کا ارادہ کیا اور آہستہ آہستہ ڈیک ٹو سے نیچے اترنا شروع کیا۔اس تیز بارش میں ڈیک ٹو سے نیچے اترنا کافی خطرناک بھی ثابت ہوسکتا تھا لیکن اللہ کے فضل سے ہم بخیروعافیت ڈیک ٹو سے اتر کر ڈیک ون پہنچ گئے۔ یہاں ہمارے سامنے دو راستے تھے ایک تو وہ جس سے ہم آئے تھے اور دوسرا وہ راستہ تھا جو چھوٹا تو تھا لیکن دو جگہ سے خطرناک تھا۔ ہمارے گائیڈ کا خیال تھا کہ جس راستے سے ہم آئے ہیں اگر بارش اسی طرح ہوتی رہی تو وہ راستہ زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتا ہے کہ کیونکہ وہاں اترائی زیادہ گہری ہے اور سارے راستے میں چکنی مٹی ہے جو بارش میں کافی خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔ جبکہ وہ راستہ جو نسبتاً مختصر ہے اس میں ریت اور مٹی ملی جلی ہے اور پھسلنے کا امکان بہت کم ہے اور اترائی زیادہ گہری بھی نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے مختصر راستے کا انتخاب کیا گیا اور ہمارے گائیڈ کی بات صحیح ثابت ہوئی کہ اس راستے میں پھسلن بہت کم تھی جبکہ بارش بھی مسلسل ہو رہی تھی۔ یہ راستہ نسبتاً سیدھا تھا اور اترائی کافی کم تھی اسی راستے پر چلتے چلتے ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں دو چٹانیں مل رہی تھیں اور ان کے ملنے کی جگہ پر جو کونہ بنتا تھا وہاں سے ہم نے نیچے اترنا تھا۔ یہ اترائی تقریباً 70 فٹ کے قریب ہوگی جو دیکھنے میں کافی خوفناک اور خطرناک لگ رہی تھی۔ کیونکہ یہ اترائی تقریباً 75 ڈگری یا 80 ڈگری کے زاویے پر تھی، ساتھ مسلسل بارش ہو رہی تھی جس کی وجہ سے کافی زیادہ پھسلن تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گائیڈ نے ہم سب کو ہاتھ پکڑ کر وہاں سے اتارا اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹے میں ہم نیچے اترے۔ نیچے اتر کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد ابھی تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں وہ ٹریک یا پگڈنڈی جس پر ہم چل رہے تھے ختم ہوگئی اور آگے ایک کافی وسیع نالہ تھا جس میں پانی کافی تیز اور کافی شور مچاتا ہوا بہہ رہا تھا۔ یہ نالہ ہماری دائیں سائیڈ کی طرف جہاں پہاڑ سے مل رہا تھا وہیں کچھ گول پتھر پڑے تھے جو کہ اس نالے کو عبور کرنے کا واحد ذریعہ تھے۔ پانی کا بہاؤ شدید تیز ہونے اور پتھروں پر پھسلنے کے ڈر کے وجہ یہ جگہ بھی کافی مشکل نظر آرہی تھی لیکن اللہ کے فضل سے تمام ممبران بخیروعافیت یہ نالہ عبور کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ نالہ عبور کرنے کے بعد اپر دومیل تک ٹریک کافی آسان تھا اور بڑے آرام سے تمام ممبران شام 6:02 پر دومیل بالا پہنچ گئے۔ دومیل بالا پہنچ کر ایک بڑا اچھا صاف ستھرا کمرہ مناسب کرایہ پر مل گیا جس میں ہم نے کھانا وغیرہ کھایا اور آرام کیا۔

دومیل بالا سے واپسی

پروگرام کے مطابق ہم نے اگلی صبح شونٹر جھیل تک جانا تھا جو اپر دومیل سے جیپ پر ایک گھنٹے کے فاصلہ پر ہے لیکن تمام ممبران کی متفقہ رائے سے واپس گھر جانے کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔ چنانچہ اگلی صبح 8:45 پر دومیل بالا سے جیپ کے ذریعہ کیل روانہ ہوئے اور 10:55 پر کیل پہنچے۔ کیل پہنچ کر ٹیلی فون کے ذریعے گھر والوں کو اطلاع دینے کے بعد مظفر آباد جانے کا پروگرام بنا لیکن ہمیں اسی راکٹ بس کے سوا کوئی ایسی سواری جیسے ہائی ایس وین یا کوسٹر میسر نہ آسکی جس پہ ہم آرام سے سفر کرسکیں چنانچہ چارونا چار اسی راکٹ بس پر بیٹھ کر دوپہر 12 بجے کیل سے روانہ ہوئے اور رات 10 بجے مظفر آباد پہنچے۔ راکٹ بس کا یہ سفر اتنا برا بھی نہیں تھا جتنا ہم ڈر رہے تھے لیکن بہر حال اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ مظفر آباد میں ایک رات قیام کرنے کے بعد صبح 5 بجے راولپنڈی کے لئے روانہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساڑھے دس بجے ہم راولپنڈی سے ربوہ جانے والی بس پر سوار ہوکر تین بجے ربوہ پہنچ گئے۔

الحمدللہ ہمارا تمام سفر ہر لحاظ سے بہت اچھا اور مفید رہا اور ہم چٹا کٹھا جھیل دیکھنے میں کامیاب ہوئے جو ابھی تک بہت کم لوگ دیکھ سکے ہیں۔ ہائیکنگ ٹریک لمبا نہیں ہے لیکن کچھ مشکل اور اگر بارش ہو جائے تو قدرے خطرناک بھی ہے۔

مکرم عمران محمود صاحب مربی سلسلہ روانڈا

روانڈا کا دوسرا جلسہ سالانہ اور بیوت الذکر کی تعمیر

جلسہ سالانہ 2014ء

جماعت احمدیہ روانڈا امارت یوگنڈا کے ماتحت تربیتی واشاعت دین کے پروگرام کرنے میں مصروف ہے۔اس جماعت کے احباب جلسے میں شرکت کے لیے لمبا سفر طے کر کے یوگنڈا جایا کرتے تھے مگر 2013ء میں پہلی باران کو جلسہ سالانہ اپنے ملک میں کرنے کی توفیق ملی جس میں 214 افراد شامل ہوئے تھے۔

امسال 23 مارچ 2014ء کو جماعت احمدیہ روانڈا نے اپنا دوسرا جلسہ کرنے کی توفیق پائی۔ خدا کے فضل سے جلسہ میں 521 احمدی وغیراز جماعت احباب اور علاقے کے معززین شامل ہوئے۔

اس جلسہ کیلئے محترم افضال احمد رؤف صاحب امیر جماعت یوگنڈا و روانڈا اور مکرم محمد علی کائرے صاحب نائب امیر نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔تلاوت کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضورانور کا پیغام پڑھ کے سنایا جس کے بعد مکرم Swenyana Suleman نے 23 مارچ یوم مسیح موعود کے حوالہ سے تقریر کی۔

جلسہ کی دوسری تقریر خاکسار کی تھی۔ پھر Gatsibo district کے میئر نے مختصر خطاب کیا اور جماعت Namatete میں بننے والی بیت الذکر کی مبارک باد دی اور جماعت کے محبت اور پیار کے پیغام کو بہت سراہا۔

اس جلسہ کی آخری تقریر وحدانیت کے موضوع پر مکرم محمد علی کائرے صاحب کی تھی۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے تمام مہمانوں اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا اور مکرم کائرے صاحب نے افتتاحی دعا کروائی۔

دعا کے بعد مہمانوں کے لئے کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔اس جلسہ اور بیت الذکر کے قیام سے پورے علاقے میں جماعت کا پیغام پھیلنے لگ گیا ہے۔کھانے کے دوران بعض معززین علاقہ سوال وجواب بھی کرتے رہے۔آخر پر نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں۔

جلسہ کے دوران 5 افراد کو بیعت کرنے کی بھی توفیق ملی۔ الحمدللہ

دارالحکومت Kigali میں پہلی
احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح

مکرم امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ یوگنڈا مورخہ 20 مارچ 2014ء کو یوگنڈا سے تشریف لائے اور اگلے روز روانڈا کے دارالحکومت Kigali میں بننے والی جماعت کی پہلی بیت الذکر جسے حضورانور نے بیت مبارک کا نام عطا فرمایا ہے جمعہ پڑھا کر افتتاح فرمایا۔

اگلے دن بروز ہفتہ احمدی احباب نے معززین علاقہ کو مدعو کیا اور رسمی طور پر بیت کا افتتاح ہوا اور دعا کروائی گئی۔مکرم امیر صاحب اور نیشنل صدر صاحب روانڈا نے تختی کی نقاب کشائی کی مکرم امیر صاحب نے اس موقع پر دعا کروائی۔اس تقریب کے ذریعہ بیت الذکر کے قیام کی غرض وغایت اور جماعت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔

جماعت احمدیہ کا تعارف و پیغام سننے کے بعد Sector Chief Kigali نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں یہی سمجھتا تھا کہ...... انتہا پسند ہیں اور دوسروں کو قتل کرنا جائز سمجھتے ہیں مگر آج جماعت کا تعارف سن کر بہت اچھا لگا خصوصاً آپ کا ماٹو ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ بہت دلکش ہے۔موصوف نے جماعت کے فلاحی کاموں پر شکریہ بھی ادا کیا اور اس بات کا اظہار بھی کیا کہ زندگی میں پہلی بار کسی بیت الذکر میں داخل ہوا ہوں اور اندر سے بیت الذکر دیکھنے کا موقع ملا ہے ورنہ خوف ہی ہوتا تھا کہ نجانے (یہ لوگ) کیا سلوک کریں گے۔

اس تقریب کے دوران حاضرین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔

ایک اور غیر احمدی دوست نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہاں (بیت الذکر) بنائی ہے۔ہم سب اس (بیوت الذکر) کے بننے پر بہت خوش ہیں۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ روانڈا ایک نئی جماعت ہے مگر احمدی احباب کا جوش و جذبہ قابل تعریف ہے۔اب تک وہاں تین جماعتوں کا قیام اور دو خوبصورت (بیوت الذکر) کا قیام ہو چکا ہے۔

پہلی (بیت الذکر) کی ضرورت kigali میں تھی اور وہاں ایک اچھی اور قیمتی جگہ کا خریدنا کافی مشکل تھا خدا تعالیٰ نے مکرم نیشنل صدر مکرم Adam Ghamire صاحب کے دل میں قربانی کا جذبہ پیدا کیا اور انہوں نے (بیت الذکر) اور مشن ہاؤس کے لئے اپنی ملکیتی زمین وقف کردی۔

افتتاح کے موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مکرم صدر صاحب نے کہا کہ آج سے پہلے مجھے اتنی خوشی کبھی نہیں ہوئی جتنی آج ہوئی ہے کیونکہ ایک وہ وقت تھا جب میں سوچتا تھا کہ روانڈا میں احمدیت کیسے آئے گی اور یہاں ہماری بیت الذکر کیسے بنے گی اور آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دن دکھایا

باقی صفحہ 3 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم محمد زاہد قریشی صاحب شارجہ یو اے ای تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ وردہ انعم صاحبہ واقفہ نو نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایم بی بی ایس کا امتحان دبئی کے میڈیکل کالج سے 79.24 فیصد نمبروں سے پاس کر لیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی یہ کامیابی جماعت اور انسانیت کی خدمت کیلئے نیز اپنی عملی زندگی میں ہر رنگ میں بابرکت بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسا کا پیارا بھانجا عزیزم محمد حنان کاشف ابن مکرم عبدالہادی صاحب آف بشیر آباد مورخہ 30 مئی 2014ء کو مختصر علالت کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 26 سال وفات پا گیا۔ مرحوم اپنے والدین کی پہلی اولاد تھا۔ چند دن قبل اپنے دادا جان کو واپس سندھ لے کر جانے کے لئے ربوہ آیا تھا جن کی کامیاب اینجیو پلاسٹی ہوئی ہے۔ مورخہ 28 مئی کو اچانک طبیعت خراب ہونے پر فضل عمر ہسپتال داخل کروایا گیا۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور تیسرے دن راہی ملک عدم ہو گیا۔ محمد حنان خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی اور واقف نو تھا۔ مورخہ یکم جون کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا خاکسار نے کروائی۔ مرحوم بہت سی نمایاں خوبیوں اور اوصاف کا حامل تھا۔ باوجود صحت کی خرابی کے دینی خدمت اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار تھا مجلس خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹیوں، مربیان سلسلہ کے ساتھ تعاون اور اڑوس پڑوس کی خدمت میں ہر وقت تیار رہتا تھا۔ اسی وجہ سے گھر اور خاندان کے ساتھ ساتھ گاؤں بھر کا ہر دلعزیز اور پیارا تھا۔ مرحوم نے چند سال قبل حضور انور کی تحریک وصیت کے اولین ایام میں از خود وصیت کی اور بر وقت چندہ کی ادائیگی کا تادم آخر اہتمام رکھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور سوگوار والدین بہن بھائیوں، دادا دادی اور نانا جان سب اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم صاحبزادہ الطاف حسین صاحب آف پشاور 72 سال کی عمر میں 22 مئی 2014ء کو مختصر علالت کے بعد پشاور میں وفات پا گئے۔ آپ کچھ عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم مشہود احمد صاحب مربی ضلع پشاور نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان پشاور میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب نے دعا ہی کروائی۔ مرحوم ایک ہمدرد، غریب پرور اور نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ خلافت اور جماعت کے ساتھ ایک اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ اپنوں کے ساتھ ساتھ غیروں کے ساتھ بھی بہت محبت اور شفقت سے پیش آتے۔ اپنے حسن سلوک کی وجہ سے غیر از جماعت احباب میں بھی کافی مقبول تھے۔ آپ مکرم ڈاکٹر رفیع احمد خان صاحبزادہ صاحب واقف زندگی انچارج احمدیہ ہسپتال سویڈرو گھانا کے والد تھے۔ دیگر اولاد میں مکرم ڈاکٹر اقبال احمد صاحبزادہ صاحب UK، مکرم صاحبزادہ عارف احمد صاحب پشاور، محترمہ ڈاکٹر عائشہ معظم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد معظم صاحب دبئی اور مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ سلمان عباس خان صاحب یو۔کے شامل ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ مکرمہ صنوبر ناز صاحبہ پشاور کی معروف ایڈووکیٹ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین

بازیافتہ موبائل فون

شعبہ امور عامہ دفتر صدر عمومی کو دو موبائل ملے ہیں جس کسی کے بھی ہوں وہ نشانی بتا کر اپنے موبائل دفتر ہٰذا کے شعبہ امور عامہ سے وصول کر لیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ٹھیکہ برائے کینٹین

(ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ کو اپنی کینٹین کا ٹھیکہ دینا مقصود ہے اس سلسلہ میں خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مورخہ 21 جون 2014ء تک سکول ہٰذا میں جمع کروا دیں۔ درخواست فارم سکول سے صبح 8 بجے تا 11 بجے تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پاکر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

اپنے عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: 0092 0333 6706649

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

درخواست دعا

مکرم رانا سعید احمد صاحب چک نمبر 2 ٹی ڈی اے ضلع خوشاب لکھتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم طیب احمد منج صاحب 25 گ۔ب ضلع فیصل آباد ہیپاٹائٹس کے عارضہ میں مبتلا ہیں شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

محترم محمد افضل صاحب آڑھتی باب الابواب غربی ربوہ طاہر ہارٹ ربوہ میں داخل رہے۔ مورخہ 5 جون 2014ء کو ایک سٹنٹ ڈال دیا گیا ہے۔ اب طبیعت پہلے کافی بہتر ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

طالبات متوجہ ہوں

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

اطلاعاً تحریر ہے کہ وہ طالبات جنہوں نے 2013ء میں انٹرمیڈیٹ (F.A/F.Sc) کا امتحان گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ سے پاس کیا ہے اُنہوں نے بحصول سند انٹرمیڈیٹ بورڈ کی =/500 روپے فیس جمع کروائی تھی جبکہ بورڈ نے فیس بڑھا کر 600 روپے کر دی ہے۔ لہٰذا طالبات کو ہدایت کی جاتی ہے کہ مبلغ =/100 روپے فی طالبہ دفتر کالج ھٰذا میں فوری جمع کروائیں تا کہ ان کی سند بروقت آ سکے بصورت دیگر ان کی سند بورڈ میں روک دی جائے گی جس کی ذمہ داری ادارے پر نہیں ہوگی۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے

احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد

صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ :041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ :041-8549093

ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن

بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

18 جون 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 2014ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	گفتگو
2:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
3:00 am	آؤ کہانی سنیں
3:55 am	نور مصطفویؐ
4:05 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	گلشن وقف نو
7:10 am	گفتگو
7:40 am	نور مصطفویؐ
8:00 am	پریس پوائنٹ
9:25 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:25 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
1:25 pm	ریئل ٹاک
2:25 pm	سوال وجواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	سواحیلی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2008ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل
8:40 pm	کڈز ٹائم
9:15 pm	فیتھ میٹرز
10:15 pm	الترتیل
10:50 pm	عالمی خبریں
11:10 pm	جلسہ سالانہ یوکے

19 جون 2014ء

12:35 am	ریئل ٹاک
1:35 am	دینی وفقہی مسائل
2:10 am	کڈز ٹائم
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2008ء
3:55 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:55 am	الترتیل
6:30 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:55 am	دینی وفقہی مسائل
8:55 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	بیت النور کا افتتاح 4 جولائی 2008ء
1:00 pm	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 2014ء
8:05 pm	ہجرت
8:35 pm	Maseer-E-Shahindgan
9:00 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	بیت النور کا افتتاح

20 جون 2014ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:15 am	بیت النور کیلگری کا افتتاح 4 جولائی 2008ء
7:30 am	جاپانی سروس
8:20 am	ترجمۃ القرآن کلاس 3 جولائی 1997ء
9:25 am	ہجرت
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	بیت النور کیلگری کا افتتاح 4 جولائی 2008ء
12:30 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ھدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:20 pm	سیرت النبی ﷺ
6:50 pm	تلاوت قرآن کریم
7:05 pm	یسرنا القرآن
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:40 pm	دعائے مستجاب
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2014ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	بیت النور کیلگری کا افتتاح

21 جون 2014ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:00 am	بیت النور کیلگری کا افتتاح
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2014ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء (نشر مکرر)
1:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2014ء
2:00 pm	سوال وجواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2014ء
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	کچھ یادیں کچھ باتیں
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء کی کارروائی (نشر مکرر)

ربوہ میں طلوع وغروب 11 جون

طلوع فجر	3:22
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	7:16

دعائے نعم البدل

مکرم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے مکرمہ نائلہ محمد صاحبہ واقفہ نو اہلیہ محترم محمد بیگ صاحب بنت محترم چوہدری حمید اللہ سیال صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع قصور کو مورخہ 4 جون 2014ء کو شیخ زید ہسپتال لاہور میں ایک بیٹے سے نوازا۔ نومولود دل کی تکلیف کی وجہ سے ایک دن بعد مورخہ 5 جون 2014ء کو وفات پا گیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور محض اپنے فضل وکرم سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

قائم شدہ 1952
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434-6211434

وردہ فیبرکس
سیل سیل لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
آئیں اور فائدہ اٹھائیں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

FR-10

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
پی، وی، سی لائننگ، فائبر لائننگ
37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741